18687

دار الافتاء

محترم و مکرم جناب مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج بعافیت ہوں گے - بعدہ عرض ہے کہ ہماری جامع مسجد لبیک میں بروز ہفتہ بعد نماز عشاء درس قرآن کریم ہوتا ہے - جس میں مسجد کی بالائی منزل پر (ایسی جگہ جو مسجد سے خارج ہے) خواتین کیلئے بھی سننے کا باپردہ انتظام ہوتا ہے - جس میں خواتین کے آنے جانے کیلئے علیحدہ راستہ اور پردے کا مضبوط نظم ہوتا ہے - مسجد کی بالائی منزل میں بیان میں شرکت کیلئے آنے والی خواتین میں سے بعض اصرار کے ساتھ مسجد کی جماعت میں شریک بھی ہو جاتی ہیں اور بعض خواتین مسجد کی جماعت کے دوران مسجد کے اندر میں اپنی نمازیں ادا کر رہی ہوتی ہیں - اس صورت حال میں درج ذیل سوالات کے جوابات مطلوب ہیں - برائے کرم راہنمائی فرما کر عنداللہ ماجور اور عندالناس مشکور ہوں -

۱- جو خواتین بیان میں شرکت کیلئے نماز کے وقت میں مسجد آ رہی ہیں ان کے لیے بہتر کیا صورت ہے کہ نماز عشاء گھر سے پڑھ کر آئیں یا مسجد کی جماعت میں شریک ہوں؟ (اور واضح رہے کہ بعض خواتین کچھ دور سے بھی آتی ہیں، اگر عشاء کی نماز گھر سے پڑھ کر آئیں تو تاخیر اور گھر جا کر پڑھیں تو مشقت کا اندیشہ ہے)

۲- جو خواتین ~~دوران جماعت~~ اصرار کے ساتھ جماعت میں شریک ہوتیں ہیں انہیں شریک ہونے دیا جائے یا اس سے انہیں منع کیا جائے؟

۳- جو خواتین دوران جماعت احاطہ مسجد میں اپنی نماز ادا کر رہی ہوتی ہیں ان کے لیے یہی صورت بہتر ہے یا مسجد کی جماعت میں شریک ہونا؟

فقط والسلام

از متولی جامع مسجد لبیک

رشید احمد صدیقی

بلاک 'L' شمالی ناظم آباد، کراچی

0333-2321299

0333-0202778

(جواب منسلک ہے)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدًا و مصلیًا

(۱،۲،۳)۔۔۔ صورت مسئولہ میں جو خواتین اپنے گھروں سے آسانی سے نماز پڑھ کر آسکتی ہیں، ان کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ اپنے گھروں سے ہی نماز پڑھ کر آئیں، اور جن خواتین کیلئے اس میں مشقت ہو تو وہ مسجد کی جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لیں، بشرطیکہ وہ بالائی منزل مسجد سے متصل ہو، خواتین کی صفیں امام سے پیچھے ہوں، انہیں امام کی تکبیراتِ انتقال کا بخوبی علم ہو تا ہو، اور امام ان کی امامت کی نیت بھی کرے۔

سنن أبي داود – (۱ / ۱۵۶)

عن عبد الله، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: «صلاة المرأة في بيتها أفضل من صلاتها في حجرتها، وصلاتها في مخدعها أفضل من صلاتها في بيتها»

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (۱ / ۵۸۶)

(والحائل لا يمنع) الاقتداء (إن لم يشتبه حال إمامه) بسماع أو رؤية ولو من باب مشبك يمنع الوصول في الأصح (ولم يختلف المكان) حقيقة كمسجد وبيت في الأصح قنية، ولا حكما عند اتصال الصفوف؛ ولو اقتدى من سطح داره المتصلة بالمسجد لم يجز لاختلاف المكان

الفتاوى الهندية – (۱ / ۸۹)

(ومنها) أن ينوي الإمام إمامتها أو إمامة النساء وقت الشروع لا بعده ولا يشترط حضور النساء لصحة نيتهن............واللہ سبحانہٗ و تعالیٰ اعلم.

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ

مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

۱۹/ربیع الثانی/۱۴۴۰ھ

27/دسمبر/2018

[مہر: مفتی ... دار العلوم کراچی]

محمد اویس

محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۹/ربیع الثانی/۱۴۴۰ھ

27/دسمبر/2018

[مہر: دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی — فتویٰ نمبر ۹۳/۲۰۳۷ — ۱۴۴۰/۴/۲۱ — ۲۰۱۸/۱۲/۲۹]

محمود

الجواب صحیح

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۹/ربیع الثانی/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۹/ربیع الثانی/۱۴۴۰ھ

Scanned by CamScanner